Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

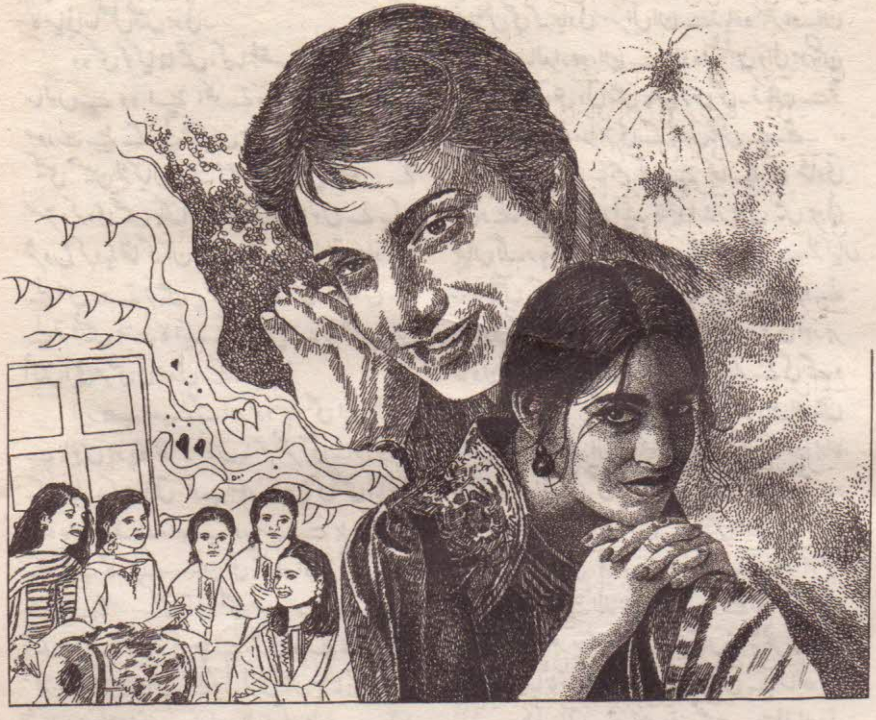

احسن الخالقین

نگہت اعظمی

مہندی کے فنکشن کی تقریب سے واپسی پر وہ اتنی خاموش تھیں جیسے کسی نے اُن کی ساری محنت پر تیل چھڑک کر آگ لگادی ہو اور اس آگ میں ان کے سارے ارمان، ولولے، آرزوئیں جل کر راکھ ہوگئی ہوں۔ وہ تقریب میں جاتے ہوئے جتنی خوشی اور پُرجوش تھیں اتنی ہی واپسی پر خاموش اور افسردہ...... ان کی اس خاموشی اور افسردگی کو ہر فرد محسوس کررہا تھا۔ ان کی بہنیں، بھابیاں، جیٹھانی، دیورانی ہر ایک نے

www.urdupalace.com

اپنے، اپنے طور پر کھوجنے کی کوشش کی لیکن کسی کو بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

وہ کسی کو کیا بتاتیں، کیسا غضب ہوگیا تھا۔ کتنے سالوں سے وہ اپنے اکلوتے، لائق فائق ،خوب صورت بیٹے کے لیے لڑکیاں تلاش کر رہی تھیں۔ کیسی، کیسی حسین لڑکیاں ایک معمولی نقص پر انہوں نے مسترد کردی تھیں بلکہ اب تو خاندان والوں نے یہ کہنا شروع کردیا تھا کہ ان کے معیار کے مطابق سجاد کے لیے اس روئے زمین پر لڑکی ملنا ناممکن ہے اس کے لیے تو انہیں جنت کا ایک چکر لگانا پڑے گا شاید وہاں انہیں اپنی مرضی کی حور مل سکے۔

اور جب سب لوگ اور خود سجاد بھی اپنی شادی سے مایوس ہو چکا تھا تو انہیں ماہم نظر آئی۔ ہو بہو ان کے معیار کے مطابق خوب صورت، پڑھی لکھی، باحیا، پردہ دار، سلیقہ مند، مہذب اور سب سے بڑھ کر اس کے باپ کا عہدہ......ان کی تنخواہ اور ڈیفنس میں عالیشان بنگلا...... کہتی تو وہ بھی سب سے یہی تھیں کہ انہیں صرف اچھی لڑکی چاہیے، لڑکی چاہے مڈل کلاس گھرانے کی ہی ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بس گھرانا شریف اور معزز ہو......زیادہ مالدار گھرانوں سے رشتہ نہیں جوڑنا۔ یہ سب وہ محفلوں میں بیٹھ کر سب کے سامنے کہتی تھیں لیکن لڑکی تلاش کرنے کے لیے بڑے، بڑے بنگلوں کا ہی رخ کرتیں......ورنہ کیا خاندان میں پڑھی لکھی اور خوب صورت لڑکیاں موجود نہیں تھیں۔ خود ان کی بھانجیاں، بھتیجیاں خاصی خوب صورت تھیں اور اُن کے شوہر کی دو بھانجیاں تو بالکل سجاد کے جوڑ کی تھیں لیکن خاندان کی لڑکیوں کو تو انہوں نے یہ کہہ کر مسترد کردیا تھا کہ سجاد خاندان میں شادی ہی نہیں کرنا چاہتا۔ وجہ صرف یہ تھی کہ وہ سب گھرانے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور ظاہر ہے ایسی ہی جگہوں پر رہتے تھے۔ کسی کا دو سو گز کا گھر تھا، کسی کا تین کمروں کا فلیٹ تھا۔ کوئی پورشن والے گھر میں جا بسا تھا۔ جبکہ وہ خاندان میں سب سے خوشحال تھیں۔ ان کا ایک پوش ایریا میں چار سو گز کا بہت خوب صورت سا بنگلا تھا۔ اور ان کی خواہش تھی کہ سجاد کی سسرال ان سے زیادہ بہتر ہو۔ ان سے زیادہ مالدار ہو، ان سے زیادہ اسٹیٹس والی ہو لیکن یہ خواہش دل ہی دل میں پنپ رہی تھی۔ زبان سے تو سادگی، انکساری، عاجزی کے پھول جھڑ رہے تھے۔

انہوں نے ماہم کو اپنے بھانجے کی شادی میں دیکھا تھا۔ شادی ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ہوئی جہاں لگ رہا تھا کہ ایک فیشن پریڈ چل رہی ہے، لڑکیاں... اسٹائل کے نام پر عجیب وغریب لباس پہن کر نمونے بنی ہوئی تھیں۔ شہر کی ساری کریم جمع تھی، ہر لڑکی اور ہر خاتون اپنے آپ کو ایلیٹ کلاس کا ظاہر کرنے کی تگ و دو میں ہلکان ہو رہی تھی، زیادہ لڑکیاں انگریزی ہی میں باتیں کر رہی تھیں۔ ان کی مجبوری یہ تھی کہ ان کو اردو بولنا ہی نہیں سکھائی گئی تھی۔ اسکول، کالج، گھر ہر جگہ وہ انگریزی ہی بولتی تھیں۔ اس لیے انہیں اردو میں بات کرنا بہت مشکل لگتا، ہر طرف سے ہاؤ، اوسم، رئیلی، ایکچوئلی جیسے الفاظ گونج رہے تھے جو لڑکی جتنے فراٹے سے انگریزی بولتی اس کی ماں کا سر فخر سے اتنا ہی بلند ہو جاتا، زیادہ تر لڑکیاں، لڑکوں کے ساتھ ہی گروپ بنا کر باتوں میں مصروف تھیں......سیلفیاں لی جا رہی تھیں، ہر ایک ہاتھ میں جدید ترین سیل فون تھا اور ایسے ماحول میں ان کی نظر اپنے سامنے والی ٹیبل پر بیٹھی ایک فیملی پر پڑی جہاں ایک بیس بائیس سال کی بہت خوب صورت لڑکی فان کلر کی کامدار فراک اور اسی کا ہم رنگ اسکارف پہنے سب سے منفرد سب سے سادہ اور سب سے زیادہ دلکش نظر آ رہی تھی۔ انہوں نے برابر میں بیٹھے اپنے بیٹے سجاد کو ٹہوکا دیا۔

''سامنے جو لڑکی فان کلر کا اسکارف پہنے ہے، وہ کیسی ہے؟''

''مما پلیز آپ اس طرح ہر جگہ لڑکیوں کو نہ دیکھا کریں، بہت برا لگتا ہے۔'' سجاد بہت نیک فطرت لڑکا تھا، اسے اس طرح ماں کا لڑکیوں کو دیکھنا اور ان پر تبصرہ کرنا بالکل پسند نہیں تھا۔

www.urdupalace.com

"مجھے تو لڑکی بہت اچھی لگ رہی ہے، اگر تمہیں بھی اچھی لگ رہی ہے تو اس کے بارے میں معلومات کروں؟" انہوں نے سجاد کی بات کو سنی ان سنی کرتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھا۔

"آپ کو پسند آ گئی ہے میرے لیے یہی کافی ہے۔" اس نے کن انکھیوں سے اسے دیکھ کر ساری ذمّےداری ماں کے کاندھوں پر ڈال دی۔

"مجھے تو ساری محفل میں اس سے زیادہ خوب صورت لڑکی کوئی نظر ہی نہیں آ رہی۔" انہوں نے پھر ساری محفل پر طائرانہ نظر دوڑائی اور حقیقت بھی یہی تھی کہ ساری محفل میں وہی سب سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے یہ لوگ لڑکی والوں کی طرف سے ہیں۔" انہوں نے خیال ظاہر کیا۔

"ظاہر ہے ہمارے خاندان کی ہوتی تو کیا اب تک ماں، باپ نے لاکر میں رکھا ہوا تھا۔" ان کے شوہر زاہد صاحب نے تبصرہ کیا۔

"آپا ہی سے معلوم کرنا پڑے گا۔" انہیں آپا سے بات کرتے ہوئے جھجک ہو رہی تھی، وہ ان کی بتائی ہوئی کئی لڑکیاں مسترد کر چکی تھیں۔

"تو کر لیجیے بلکہ ابھی کر لیجیے...... نیک کام میں دیر کیسی......؟" زاہد صاحب بھی اب اُن کی تلاش سے عاجز آ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد از جلد ان کے بیٹے کے سر پر بھی سہرا بندھ جائے۔ اب تو اس کی عمر کے سارے لڑکوں کی شادیاں ہو چکی تھیں اور اکثر تو بچوں کے باپ بھی بن چکے تھے۔

انہوں نے بھی شوہر کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحے کی دیر نہیں کی اور فوراً ہی آپا کے پاس پہنچ گئیں اور لڑکی کو دور سے دکھا کر اپنا مدعا بیان کیا تو پتا چلا وہ آپا کے بیٹے کے دوست کی بہن ہے۔ پہلے وہ لوگ اسلام آباد میں رہتے تھے چند ماہ پہلے ہی لڑکی کے باپ کی پوسٹنگ کراچی میں ہوئی ہے۔

"لوگ تو اچھے لگ رہے ہیں، ویسے میں ان لوگوں کو آج پہلی دفعہ ہی دیکھ رہی ہوں۔"

"آپ کو لڑکی کیسی لگی؟" انہوں نے بہن سے تائید چاہی۔

"بہت خوب صورت ہے جیسی تم چاہتی ہو ویسی ہی ہے۔" انہوں نے کھل کر تعریف کی۔

"لڑکی کہیں انگیج تو نہیں ہے؟" انہیں سب سے زیادہ یہی فکر تھی کیونکہ لڑکی خوب صورت بھی تھی اور مالدار بھی لگ رہی تھی اور آج کل سب سے زیادہ ڈیمانڈ انہی دو چیزوں کی ہوتی ہے۔

"یہ میں حماد سے معلوم کر لوں گی۔" آپا نے اپنے بیٹے کا نام لیا جو اسٹیج پر دولھا بنا بیٹھا تھا۔

"آپ شادی کے ہنگاموں سے فارغ ہو جائیں تو بتا دیجیے گا پھر ہم جلد ہی کوئی اچھی تاریخ دیکھ کر ان کے گھر جانے کا پروگرام بنا لیں گے۔" ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی حماد کو اسٹیج سے بلا لیں اور فوراً ہی ماہم کے گھر روانہ ہو جائیں۔

"ہاں، ہاں تم بالکل فکر نہیں کرو، میں کل ہی حماد سے بات کر لوں گی۔" آپا اپنی بہن کی بے قراری سمجھ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد کھانا سرو ہو گیا، وہ کھانا کھا رہی تھیں اور اس کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ بہت perfectionist ہر چیز بے عیب اور بے نقص پسند کرتی تھیں اور ہر کام بھی بہت اعلیٰ اور بہترین کرنے کی کوشش کرتیں۔ نہ کسی چیز میں نقص اُن سے برداشت ہوتا اور نہ کسی کام میں غلطی برداشت کر سکتی تھیں۔ ان کی طبیعت میں اتنی نفاست تھی کہ گھر میں کہیں کوئی داغ، دھبا نظر آ جائے تو وہ بے چین ہو جاتیں۔

کھانے کے دوران سارا وقت اسی کو دیکھتی رہیں، وہ کھانا کس طرح نکال رہی ہے، کس طرح کھا رہی ہے، کس طرح کولڈ ڈرنک پی رہی ہے، کس طرح اٹھ رہی ہے، کس طرح بیٹھ رہی ہے، کس طرح مسکراتی ہے، کس طرح بات کرتی ہے، اتنی دیر میں انہوں نے ہر، ہر پہلو سے اسے جانچ اور پرکھ لیا تھا۔

www.urdupalace.com

اور انہیں اس میں کوئی خامی نظر نہیں آئی بلکہ جب وہ اپنی ماں کی کسی بات پر دھیمے سے مسکرائی تو وہ اس کی مسکراہٹ پر جیسے فدا ہو گئیں۔

''مسکراتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی ہے۔''

انہوں نے دل ہی دل میں اس کی مسکراہٹ کو سراہا۔

''ابھی اتنے ہلکے میک اپ میں اتنی خوب صورت لگ رہی ہے تو دلہن بن کر کتنی حسین لگے گی۔''

وہ چشم تصور سے اسے سجاد کے برابر بیٹھا دیکھ رہی تھیں اور خواتین کی تعریفیں سمیٹ رہی تھیں۔

''خدا نے تمہاری خواہش پوری کر دی، دلہن تو چاند کا ٹکڑا ہے۔''

''چاند کا نہیں چودھویں کے چاند کا۔''

''کہاں سے تلاش کی؟''

''آج کل تو ایسی حسین لڑکیاں نظر ہی نہیں آتیں؟''

''اللہ نصیب اچھا کرے۔''

''ماشاء اللہ چاند سورج کی جوڑی ہے۔''

''نظر اتار دو، خدا نظرِ بد سے بچائے۔''

شادی سے واپسی پر بھی وہ سارا وقت اسی کے تصور میں کھوئی رہیں، انہیں خوشی کے مارے ساری رات نیند نہیں آئی۔ حالانکہ ابھی دل کو بے شمار خدشات لاحق تھے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ بیٹے اور شوہر کو بھی ماہم اور گھر والے بہت پسند آئے تھے۔ وہ ساری رات دعائیں مانگتی رہیں کہ ابھی ماہم کی کہیں بات طے نہ ہوئی ہو کیونکہ ایک آدھ دفعہ ایسا بھی ہوا تھا کہ انہیں کوئی لڑکی پسند آ گئی تو پتا چلا کہ اس کی منگنی ہو گئی ہے اور ایک دفعہ تو حد ہی ہو گئی۔ انہیں ایک شادی میں جو لڑکی اچھی لگی وہ شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں نکلی۔ انہیں حیرانی ہوئی وہ اتنی سادہ تھی کہ کہیں سے شادی شدہ نہیں لگ رہی تھی۔ یہ تو بعد میں پتا چلا کہ اس کے شوہر کا شادی کے ایک سال بعد ہی انتقال ہو گیا تھا۔ اس کا بیٹا بھی شوہر کے انتقال کے دو ماہ بعد پیدا ہوا تھا۔

اس طرح ایک اور اسی طرح کا اتفاق ہوا کہ انہیں جو لڑکی اچھی لگی وہ طلاق یافتہ نکلی...... اس کا شوہر شادی کے قابل ہی نہیں تھا۔ اس نے شادی کے چھ ماہ بعد ہی بیوی کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا تھا۔

سجاد نے سی اے کیا تھا اور ایک انٹرنیشنل فرم میں بہت ہینڈسم سیلری پر جاب کر رہا تھا۔ اس کی تنخواہ تین، چار لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ وہ ان کا اکلوتا اور.... بے حد فرمانبردار بیٹا تھا۔ وہ اس کی جاب ہوتے ہی اس کے لیے لڑکیاں تلاش کر رہی تھیں اور اب تو انہیں یہ بھی یاد نہ رہا کہ انہوں نے اس کے لیے کتنی بے شمار لڑکیاں دیکھ لی تھیں بلکہ کبھی کبھار تو ایسا بھی ہوا کہ کسی نے انہیں کوئی لڑکی دکھائی تو وہ لڑکی ان کی دیکھی ہوئی اور مسترد کی ہوئی نکلی۔

☆☆☆

صبح اٹھتے ہی ان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سب سے پہلے آپا کو فون کریں پھر یہ سوچ کر انہوں نے دل پر پتھر رکھ لیا کہ ولیمے سے وہ لوگ دو ڈھائی بجے آئے ہوں گے پھر ولیمے کے دوسرے دن تو آئے ہوئے مہمانوں کے جانے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور آپا کی تو ساری سسرال ہی لاہور میں تھی۔ وہ سب لاہور سے شادی کے لیے آئے ہوئے تھے اور ولیمے کے بعد ہی سب نے جانا تھا۔

وہ بار، بار فون کرنے کا ارادہ کرتیں پھر بے شمار باتیں سوچ کر اپنے کو اس ارادے سے باز رکھتیں یہاں تک کہ صبح سے دوپہر ہو گئی۔ اتوار کا دن تھا، سجاد چھٹی کے دن بہت دیر سے سو کر اٹھتا تھا۔ زاہد بھی فجر کی نماز پڑھ کر دوبارہ سو چکے تھے۔ صرف وہی تھیں جنہیں نہ نیند آ رہی تھی اور نہ قرار آ رہا تھا۔ خدا، خدا کر کے دوپہر کو آپا نے خود ہی فون کر لیا۔ آپا کا نمبر دیکھتے ہی اُن کے جسم میں نئے سرے سے توانائی آ گئی۔

''یقیناً اچھی خبر ہو گی جبھی آپا نے خود فون کیا ہے......'' یہ سوچتے ہوئے انہوں نے فون اٹھایا۔

''ہاں شازیہ مبارک ہو اس لڑکی کی ابھی کہیں انگیجمنٹ نہیں ہوئی ہے اور حماد ان لوگوں کی بہت تعریف

www.urdupalace.com

کرر ہا ہے کہ بہت اچھے اور سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔''

آپا بھی ان کی بے قراری کو سمجھتی تھیں انہوں نے رسمی سلام دعا کے فوراً بعد ہی اصلی بات بیان کر دی۔

''شکر خدا کا...... میں تو ساری رات یہی دعائیں مانگتی رہی کہ اس لڑکی کی کہیں منگنی نہ ہوئی ہو۔'' ان کی آواز خوشی سے کانپنے لگی۔

''میں نے حماد سے کہہ دیا ہے کہ کل جمعہ ہے، ہم لوگوں کو کل ہی ان کے گھر لے جائے۔'' آپا بھی ان ہی کی بہن تھیں انہیں بھی سجاد کی شادی کی بہت فکر تھی، ان کا بیٹا حماد، سجاد سے تین سال چھوٹا تھا اور اب اس کی بھی شادی ہو گئی تھی۔

''یہ آپ نے بہت اچھا کیا...... میں خود بھی یہی سوچ رہی تھی۔'' انہوں نے بہن کی بات کی تائید کی۔

''میں حماد سے کہہ کر ان لوگوں کو فون کروادوں گی، تم اپنی تیاری کر لو لیکن ابھی کسی سے ذکر نہیں کرنا۔''

''ہاں بالکل میں بھی آپ سے یہی کہنے والی تھی۔ اور آپ کو تو پتا ہے خاندان والے کیسی کیسی باتیں کررہے ہیں پھر جن، جن گھروں میں لڑکیاں بیٹھی ہیں سب ہی کی نظریں سجاد پر ہیں۔ خاص طور پر ناہید آپا نے کتنی دفعہ لوگوں سے کہلوایا ہے۔'' انہوں نے اپنی بڑی نند کا ذکر کیا۔ جن کی بڑی بیٹی سجاد کے جوڑ کی تھی اور ان کے شوہر کو پسند بھی بہت تھی۔

''اچھا خیر، اب اس بات کا تذکرہ کیا کرنا...... ظاہر ہے جس کی بیٹیاں ہوتی ہیں اسے اپنے بھائی، بہنوں سے ہی امید ہوتی ہے، میں تم سے بعد میں بات کروں گی۔ ابھی میرے جیٹھ اور جیٹھانی رخصت ہونے والے ہیں ان کو خدا حافظ کہہ دوں۔'' آپا نے عجلت میں فون بند کر دیا۔

فون رکھتے ہی انہوں نے سب سے پہلے گھر میں یہ خوش خبری سنائی پھر اگلے دن کا پروگرام طے کرنے لگیں۔

☆☆☆

جمعہ کا دن ان کے لیے مبارک ثابت ہوا اور وہ ماہم کے گھر پہنچیں تو وہ گھر ان کے خواب وخیال سے زیادہ عالیشان تھا ہر چیز جگر، جگر کر رہی تھیں۔ گھر کے ہر گوشے سے مکینوں کے سلیقے اور نفاست کا اظہار ہو رہا تھا۔ ایسے صاف ستھرے جھلملاتے ماحول میں ماہم اور زیادہ دلکش لگ رہی تھی۔ چائے پر بھی زیادہ تر لوازمات گھر کے بنے ہوئے تھے۔ آپا بھی ان کا گھر بار، گھر والوں کے مہذب طور طریقے اور سلیقہ مندی دیکھ کر حد درجہ مرعوب ہو رہی تھیں۔

انہوں نے اسی وقت آپا سے مشورہ کر کے رشتہ دے دیا۔

''ہمیں بھی آپ کی بیٹی بہت پسند آئی ہے، آپ میرے بیٹے کے بارے میں اچھی طرح معلومات کر لیجیے پھر جتنی جلدی ہو سکے ہمیں جواب دے دیجیے گا۔'' وہ رشتے کی بات کرتے ہوئے آج پہلی مرتبہ نروس ہو رہی تھیں۔

''سجاد میرا بھانجا ہے لیکن مجھے اپنے بچوں سے بڑھ کر پیارا ہے، میں اس کی جتنی تعریف کروں کم ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ اس کے بارے میں جس سے بھی دریافت کریں گی وہ آپ سے اس کی تعریف ہی کرے گا۔'' آپا نے بات آگے بڑھائی۔

''جی، آپ لوگوں کا شکریہ...... آپ نے ہماری بیٹی کو پسند کیا۔ آپ لوگ ہمارے گھر تشریف لائے، ہماری عزت افزائی کی۔ آپ لوگ بھی ہمیں بہت اچھے لگے ہیں، آپ جانتی ہیں لڑکی کی شادی کرنا بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے پھر میری بیٹی بہت نیک اور معصوم ہے۔ اس میں ذرا بھی تیزی اور چالاکی نہیں...... ہمیں اس کے لیے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہوگا۔ آپ ہمیں تھوڑا سا وقت دیجیے...... اگر آپ کا بیٹا ہمارے معیار کے مطابق ہوا تو ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔'' ماہم کی والدہ نے انتہائی شائستگی کے ساتھ ان کے سوال کا جواب دیا۔

''انشاء اللہ آپ کو میرے بیٹے کے بارے میں کہیں سے کوئی برائی نہیں سننے کو ملے گی۔'' انہوں نے قدرے فخر سے کہا۔

www.urdupalace.com

''یقیناً...... مجھے آپ لوگوں کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بہت اچھی تربیت کی ہوگی۔'' ماہم کی والدہ کے اس جملے پر ان کا دل باغ، باغ ہوگیا۔ انہیں لگا ان کو سجاد بہت پسند آیا ہے، وہ سجاد کو اپنے ساتھ ہی لے گئی تھیں اور...... سجاد بہت خوب صورت اور ہینڈسم تھا۔

وہ وہاں سے اٹھیں تو خوشی کے مارے وہ اپنے آپ کو زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھیں اور پھر ان کی توقع کے مطابق چند دنوں بعد ہی ماہم کے گھر والوں نے رشتہ منظور کرلیا۔ رشتہ منظور ہوتے ہی تاریخیں طے ہوگئیں۔ عید کے تیسرے دن مہندی اور پانچویں دن بارات کی تاریخ مقرر ہوئی۔

☆☆☆

رمضان کا پورا مہینہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بجائے شادی کی تیاریاں کرتے گزرا۔ ان کے بس میں ہوتا تو شاید وہ کیٹ ونسلٹ کے ڈیزائنرز سے ویڈنگ ڈریس ڈیزائن کرواتیں، صبح سے شام تک وہ آپا کو ساتھ لیے بازاروں کے چکر کاٹا کرتیں۔ بری کے پچیس جوڑے بھی انہوں نے نامی گرامی بوتیک سے تیار کروائے تھے اور پھر بارات اور ولیمے کے جوڑے کے لیے انہوں نے جتنی تگ و دو کی تھی اور جتنی مشقت اٹھائی تھی اگر اتنی محنت اور مشقت کا دسواں حصہ بھی رمضان میں عبادتوں میں صرف کرتیں تو یقیناً ان کو اس دنیا میں ایسے، ایسے لباس اور پوشاکیں نصیب ہوتیں جن کے ایک تار کی قیمت بھی یہاں کے لاکھوں کے لباس سے ہزاروں گنا زیادہ ہوتی۔

کیسا خسارہ ہے؟ اور انسان کس، کس طرح اس خسارے پر خوش اور مطمئن ہے؟ اسے احساس ہی نہیں کہ وہ ہر فنا ہونے والی شے پر باقی رہنے والی چیزوں کو کتنی خوشی سے قربان کر دیتا ہے اور کتنے بڑے نقصان کا سودا کر رہا ہوتا ہے۔

بارات کا لہنگا تین لاکھ اور ولیمے کا ساڑھے تین لاکھ کا تیار ہوا تھا۔ اور ایسا حسین کہ نظر نہیں ٹک رہی تھی۔ زیور ان کا اپنا ہی تھا لیکن وہ اس سے مطمئن نہیں تھیں اور اس کے علاوہ بہت بھاری اور نئے ڈیزائن کا زیور بنوایا جسے دیکھ کر نظریں خیرہ ہونے لگتی تھیں۔ بارات اور ولیمے دونوں کے لیے فائیو اسٹار ہوٹلز کا انتخاب کیا گیا تھا۔ مہمانوں کی تعداد چھ سو سے زائد تھی۔ مہندی کی تقریب ماہم کے گھر والوں نے ایک بے حد مہنگے بینکوئٹ میں رکھی تھی۔

عید کی رات کو وہ ماہم کا جوڑا لے کر گئی تھیں۔ اس میں بھی ان کے ہمراہ ان کی آپا، آپا کی بہو، ان کی اپنی دونوں بھابیاں اور ان کی بہوئیں بیٹیاں، ان کی نند اور ان کی دونوں بیٹیاں، جیٹھانی اور ان کی دونوں بہویں غرض یہ کہ صرف عید کا جوڑا لے جانے کے لیے ان کے ساتھ پندرہ خواتین اور پانچ مرد تھے اور جوڑے کا صرف نام تھا جوڑے کے ساتھ سونے کا سیٹ، ایک ٹوکرا پھلوں کا، پانچ کلو مٹھائی، سوّیاں، میوے، لڑکی کی ساری کزنز کی چوڑیاں ماہم کی والدہ کے لیے سونے کے ٹاپس، ماہم کے بھائی کے لیے برانڈڈ شلوار قمیص، ماہم کی دادی کے لیے بہت مہنگا جوڑا...... سونے کی انگوٹھی، ماہم کے باپ کے لیے گھڑی اور یہ سب اہتمام دیکھ کر خاندان والے منہ پر تعریفیں تو کر رہے تھے پر دبے، دبے الفاظ میں اعتراض بھی کر رہے تھے۔

''عیدی میں تو اتنا نہیں لے جایا جاتا......''
جیٹھانی نے جھک کر اُن کی بھابی کے کان میں سرگوشی کی کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔

''بس کیا بتائیں...... اللہ دے رہا ہے تو دونوں ہاتھ سے لٹایا جا رہا ہے۔'' وہ کیوں پیچھے رہتیں۔

''بھابی نے تو کچھ زیادہ ہی شو بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔'' ان کی نند جو بیچاری ایک معمولی سرکاری آفیسر کی بیوی تھیں یہ سب شان و شوکت دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھیں۔

''ان ہی باتوں کی وجہ سے تو لوگوں کے دلوں میں جلن اور حسد پیدا ہوتا ہے۔'' ان کی بڑی بھابی نے ان کی نند کا جملہ سن لیا تھا اور اب ان کی ہاں میں ہاں ملا

www.urdupalace.com

گران کے جلتے دل پر ٹھنڈے پھائے رکھ رہی تھیں۔
"یہی تو اسراف ہے اگر اللہ نے آپ کو دیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ یہ نہیں کہ دنیا کو دکھانے کے لیے خدا اور رسول کے احکامات بھول جائیں۔" ان کی جیٹھانی کی بہو نے بھی تبصرہ کیا۔ جس نے حال ہی میں دینی تعلیم کا مدرسہ جوائن کیا تھا۔ اور ہر جگہ ہر کسی کو درس دینے کی کوشش کرتی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی اس کی بات کو سنجیدگی سے سنتا ہی نہیں تھا۔ وہ بھی موقع دیکھے بغیر تبلیغ کا فریضہ انجام دینا شروع کر دیتی تھی۔

وہ سب اتنا سامان لے کر ماہم کے گھر پہنچے تو اُن لوگوں نے ان سے زیادہ شاندار طریقے سے ان سب کا استقبال کیا۔ آنے والی ساری خواتین کو چوڑیاں مٹھائی کے ڈبے اور مردوں کو بہترین قسم کے پرفیوم دیے گئے۔

عید کے اگلے دن ہی سے ان کے گھر میں گانے بجانے کا آغاز ہو گیا تھا۔ سارا دن یا تو ڈیک پر گانے بجتے رہتے یا لڑکیاں ڈھولک بجاتی رہتیں۔ جس رات کو مہندی کا فنکشن تھا اس دن صبح سے گھر میں خوشگوار چہل پہل کا آغاز ہو چکا تھا۔ وہ گھبرائی، گھبرائی پھر رہی تھیں کسی چیز کی کمی نہ رہ جائے، کوئی خامی نہ رہ جائے۔ ہر چیز مکمل ہو، ہر چیز بے عیب ہو۔ مہندی لے جانے کے لیے پھلوں کے ٹوکرے شہر کی سب سے مہنگی دکان سے آرڈر پر بنوائے گئے تھے۔ سنہرے تاروں سے بنے ہوئے ٹوکروں میں جگہ، جگہ مختلف رنگوں کے موتی لگائے گئے۔ مٹھائی کے ڈبوں کے لیے نیٹ کے کور لیے تھے جن پر سنہری ستاروں اور موتیوں کا کام کروایا گیا۔ مہندی سجانے کے لیے اسپیشلسٹ کی خدمات طلب کی گئیں جنہوں نے کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد مہندی کے لوازمات کو اس طرح سجایا کہ جس نے بھی دیکھا تعریف کیے بنا نہ رہ سکا۔

"واقعی ہم نے آج تک اس قدر خوب صورت انداز سے سجی ہوئی مہندی نہیں دیکھی......" سب کی

کھٹا میٹھا

☆ ریلوے کے خسارے کو کم کرنے کے لیے لوگوں کو دور دراز علاقوں میں شادی کرنے پر مجبور کیا جائے تا کہ لوگوں کو سسرال جانے کے لیے ریل کا سفر کرنا پڑے۔

☆ امتحانات کا معیار سخت کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ فیل ہو سکیں اور ٹیچروں کے ٹیوشن کا کاروبار چمک سکے۔

☆ نئی و پرانی گاڑیاں زیادہ سے زیادہ درآمد کی جائیں تا کہ پولیس کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔

☆ انجینئروں کو روزگار مہیا کرنے کے لیے شدید بارشوں کی دعائیں کی جائیں تا کہ پُلوں، سڑکوں اور نہروں وغیرہ کی مرمت شروع ہو سکے۔

مرسلہ: انعم صابر علی، کراچی

زبان پر یہی جملہ تھا۔

مہندی لے جانے والی لڑکیوں کے لیے جو تھیم تیار کی گئی وہ بھی سب سے مختلف اور منفرد تھی۔ فراک اور چوڑی دار پاجامے اسٹیل گرے اور دوپٹے مختلف کلر کے بے حد شوخ رنگوں کے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا ہر طرف قوسِ قزح چھائی ہوئی ہے، بیوٹیشن کو گھر پر بلایا گیا تھا اور لڑکیاں تو لڑکیاں ادھیڑ عمر کی خواتین نے بھی دل لگا کر اپنی ڈینٹنگ پینٹنگ کروائی تھی اور زیادہ تر خواتین ستر کی دہائی کی ہیروئنوں کی یاد تازہ کر رہی تھیں۔ کوئی بھی اپنے آپ کو شمیم آرا اور زیبا سے کم سمجھنے پر تیار نہیں تھیں۔ وہ خود پورے کیل کانٹوں سے لیس تھیں۔ ان کا گرے گرین پیور شیفون کا سوٹ جس پر نگوں کا کام بنا تھا۔ جگر، جگر کر رہا تھا اس جوڑے کی مناسبت سے انہوں نے بہت نازک سا ڈائمنڈ کا سیٹ پہنا تھا۔ بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑ دیا تھا اور جب میک اپ کے بعد زاہد صاحب نے انہیں دیکھا تو ایک لمحے کے لیے ششدر رہ گئے۔

"یہ آپ ہی...... ہیں...... میری بیوی جو گزشتہ بتیس برس سے میرے ساتھ رہ رہی ہیں۔"

www.urdupalace.com

"کیوں، کیا بہت اچھی لگ رہی ہوں......؟"
یوں تو سب ہی نے دل کھول کر تعریف کی تھی لیکن وہ ان کی زبان سے تصدیق چاہ رہی تھیں کہ شوہر کی تعریف کا نشہ ہی اور ہوتا ہے۔
"ایسی، ویسی، مجھے لگ رہا ہے اماں حوا کے زمانے کی کوئی حور جنت سے اتر کر زمین پر آ گئی......"
وہ شوخی سے مسکرائے۔
"کیا مطلب......؟" انہوں نے آنکھیں دکھائیں۔
"جھوٹ بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں...... خوب صورتی میں کوئی کلام نہیں لیکن عمر کا خیال تو کرنا پڑتا ہے۔"
"ویسے آپ بھی کم اچھے نہیں لگ رہے، خاموش فلموں کے دور کے ہیرو کی جھلک نظر آ رہی ہے۔" انہوں نے برجستہ کہا تو اُن کے اس جملے پر انہوں نے بھرپور قہقہہ لگایا۔
"بدلہ اتارنا تھا تو باوا آدم کے زمانے کا ذکر کرنا تھا ناں...... آپ نے مجھے بہت ہی کم عمر بنا دیا...... اپنے حساب سے۔" وہ واقعی سیاہ تھری پیس سوٹ میں بے حد ...کم عمر اور فریش نظر آ رہے تھے۔
"اللہ نظرِ بد سے بچائے۔" انہوں نے دسویں مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سب پر پھونکی۔
وہ دونوں بے حد خوش تھے۔ اتنے خوش کہ لگ رہا تھا... ان کے گھر میں ہر طرف خوشیوں کی پریاں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے رقص کر رہی ہیں۔ وہ سب ہنستے مسکراتے ہال کی طرف روانہ ہوئے۔ ماہم کے گھر والوں نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ جس شان و شوکت سے وہ مہندی لے کر آئی تھیں اس سے کہیں زیادہ عالیشان طریقے سے ان لوگوں کا استقبال کیا گیا۔
اسٹیج پر جانے والے راستے میں سرخ قالین بچھا تھا۔ جس کے دونوں طرف پیتل کے گملوں میں ہر رنگ کے پھول بہار دکھا رہے تھے ہر، ہر پنکھڑی پر ہم رنگ لائٹیں لگی تھیں۔
سب کچھ ان کی خواہشات کے مطابق تھا۔ مہندی کی رسم کا آغاز ہوا انہوں نے سب سے پہلے ماہم کے دائیں بازو پر امام ضامن باندھا۔ پھر اس کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ کانوں میں پھولوں کا زیور پہناتے، پہناتے ان کی طبیعت بگڑ گئی۔ ان کی نظروں کے سامنے سارے منظر دھندلا گئے، وہ مٹھائی کھلا کر بڑی مشکل سے اسٹیج سے نیچے اتریں۔
وہ پسینے، پسینے ہو رہی تھیں۔ ان کی حالت دیکھ کر سب ان کے گرد جمع ہو گئے۔
"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، گھبراہٹ ہو رہی ہے شاید بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے۔" انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔
سب پریشان تھے کوئی پانی لے کر آ گیا، کسی نے شربت کا گلاس پیش کیا۔ کسی نے ڈاکٹر کو بلانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے سب کو بہلا دیا کہ وہ ٹھیک ہیں بس وقتی گھبراہٹ تھی۔ فنکشن کے بعد وہ گھر آئیں تو سیدھی اپنے کمرے میں جا کر سر درد کا بہانہ بنا کر لیٹ گئیں۔ کسی نے بھی انہیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد زاہد صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور شوہر کو دیکھ کر وہ ضبط نہ کر سکیں اور پھوٹ، پھوٹ کر رونے لگیں۔
"کیا ہوا......؟ کیا طبیعت زیادہ خراب ہو رہی ہے۔" وہ بے حد گھبرا گئے۔
"میری بہو...... میری...... بہو......؟"
"کیا ہوا آپ کی بہو کو؟" زاہد صاحب نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔ انہوں نے روتے ہوئے بڑی مشکل سے انہیں حقیقت سے آگاہ کیا۔
"یہ تو ہمارے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔" ساری بات سن کر زاہد صاحب کا چہرہ تاریک ہو گیا۔
"اب کیا ہوگا؟"
"ظاہر ہے انکار کرنا پڑے گا...... شکر ہے ابھی نکاح نہیں ہوا تھا۔"
"لیکن سب سے کیا کہیں گے، لوگوں کو کیا جواب دیں گے؟"
"یہی بتائیں گے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا ہے......"

www.urdupalace.com

زاہد صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔
''لیکن؟'' وہ عجیب گومگو کی کیفیت میں تھیں۔
''لیکن ویکن کچھ نہیں...... آپ ابھی ماہم کے گھر والوں سے بات کریں اور صاف، صاف انکار کر دیجیے۔''
''آپا سے مشورہ کرلوں؟'' انہیں اس طرح بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔
''کسی سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں، میں نمبر ملا رہا ہوں' آپ میرے سامنے بات کریں۔'' انہوں نے نمبر ملا کر فون اُن کے ہاتھ میں تھما دیا۔
''نہیں مما، آپ ماہم کی والدہ سے ایسی کوئی بات نہیں کریں گی۔'' سجاد جو اُن کی طبیعت پوچھنے ان کے بیڈروم کی طرف آ رہا تھا ان دونوں کی گفتگو سن کر رک گیا اور ساری بات سن کر کمرے میں داخل ہوا اور ان کے ہاتھ سے فون لے کر آف کر دیا۔
''تم کیا چاہتے ہو......؟'' ان دونوں نے سجاد کی طرف دیکھا۔
''میں ماہم سے شادی کرنا چاہتا ہوں......'' سجاد نے مضبوط لہجے میں کہا۔
''بیٹا وہ دھوکے باز لوگ ہیں، انہوں نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔''
''انہوں نے دھوکا نہیں دیا، رشتہ طے ہونے سے پہلے ماہم نے مجھے فون کر کے سب کچھ بتا دیا تھا۔''
''تو تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا؟'' دکھ کے مارے ان کی آواز پھنسنے لگی۔
''اگر آپ کو معلوم ہو جاتا تو آپ اسے قبول کرتیں؟'' سجاد نے ان سے سوال کیا۔
''ہرگز نہیں...... کسی صورت بھی نہیں۔''
''کیوں......؟''
''تم نہیں جانتے کیا......؟'' زاہد صاحب آگے بڑھے۔
''میں سب جانتا ہوں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ اب آپ بھی اسے قبول کرلیں۔''
''یہ کیسے ممکن ہے؟ لوگ، کیا کہیں گے۔'' وہ ہراساں ہو کر بولیں۔
''مجھے لوگوں کی فکر نہیں ہے، مجھے اس کی فکر ہے جو احسن الخالقین ہے، جس کی ہر تخلیق بے عیب اور.... بے نقص ہوتی ہے، جس چیز کو ہم کسی انسان کا عیب یا نقص سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے وہی اس خالق کی تخلیق کا ایک انداز ہو، یہ تو مصور ہی جانتا ہے کہ اس نے تصویر میں کہاں، کہاں کون سے رنگ استعمال کرنے ہیں کیونکہ اس نے ہر انسان کو بہترین انداز پر خلق کیا ہے۔'' وہ ساری بات کہہ کر ایک لمحے کے لیے رکا، ان کی صورت دیکھی جس کی ساری رونق اور تازگی' اداسی اور پژمردگی میں تبدیل ہو چکی تھی۔
''مجھے معلوم ہے آپ کو دکھ ہو رہا ہے لیکن اس دنیا کے آنے والے بڑے دکھ سے بچنے کے لیے یہ چھوٹا دکھ برداشت کر لینا بہتر ہے۔ اب آپ اپنا موڈ ٹھیک کر لیجیے اور شادی میں خوشی، خوشی حصہ لیجیے۔ ماہم ہی اس گھر میں دلہن بن کر آئے گی اور آج کے بعد اس گھر میں اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہوگی۔'' سجاد کا لہجہ چٹانوں جیسی سختی لیے ہوئے تھا... وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر سسکیاں بھرنے لگیں۔
''حوصلہ رکھو، سجاد ٹھیک کہتا ہے، شکر کرو ہمارا بیٹا اتنا سمجھدار ہے۔'' زاہد صاحب نے ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی۔
''سجاد تو ٹھیک کہتا ہے اور ہمارا بیٹا تو سمجھدار ہے لیکن دنیا والے تو سمجھدار نہیں ہیں۔ یہ کیسے سمجھیں گے۔ انہیں کون سمجھائے گا، لوگ ہم پر ہنسیں گے، ہمارا مذاق اڑائیں گے کہ اتنی تلاش کے بعد جولڑکی ڈھونڈی، وہ، وہ......'' آگے ان سے بولا ہی نہیں گیا۔
وہ جب ماہم کو کان میں پھولوں کا زیور پہنا رہی تھیں تو اُن کی نظر کان کے پیچھے سفید دھبوں پر پڑی جو کان کے پیچھے اور ساری گردن پر پھیلے ہوئے تھے۔ ماہم کو برص کی بیماری تھی۔

●◆●

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com